# انہدام دیوار و ہلاکت جماعت

ایک مرتبہ ایک دیوار کے گر جانے سے چند لوگ مر گئے جن میں دو عورتیں بھی تھیں ایک عورت آزاد تھی اور دوسری مملوکہ جاریہ تھی ان دونوں عورتوں کے دو بچے تھے۔ آزاد عورت کا شوہر بھی مرد آزاد تھا اور جاریہ کا شوہر کسی کا مملوک تھا۔ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا تھا کہ آزاد اور مملوکہ عورتوں کے بچوں کی شناخت کر سکے۔ جب یہ قضیہ حضرت امیرؑ کے پاس پہونچا آپ نے قرعہ ڈال کر فرمایا کہ فلاں مرد آزاد کا اور فلاں مملوک کا ہے اور مملوک کو آزاد کرنے کا حکم فرمایا کہ مملوک کے بچہ کا ولی اس کا آقا ہے اور ان کی میراث سے متعلق ایسا ہی حکم دیا جیسا کہ آزاد اور اس کے ولی کے لئے ہے جب رسول اللہ نے اس فیصلہ کو سنا تو فرمایا کہ یہ بالکل صحیح فیصلہ ہے۔

(مناقب شہر آشوب ۴)

# گھوڑے کا آدمی کو مار دینا

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو یمن بھیجا تھا وہاں ایک مرتبہ ایک گھوڑا اپنے مالک سے چھوٹ کر بھاگ نکلا۔ اثنائے راہ میں ایک آدمی کو لات ماردی جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ مرحوم کے ورثا گھوڑے کے مالک کو حضرت علیؑ کے پاس لے آئے۔ اس نے عرض کیا کہ گھوڑا گھر سے بھاگ نکلا تھا اور اس شخص کو لات ماری تھی حضرت نے فیصلہ کیا کہ مقتول کی دیت گھوڑے کے مالک پر کچھ نہیں۔

حضرت علیؑ کے اس فیصلہ سے ناراض ہو کر مقتول کے ورثا۔ رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ علیؑ نے ہم پر ستم کیا اور ہمارے مقتول کے خون کو باطل قرار دے دیا۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ علیؑ ظالم نہیں اور ظلم کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے ہیں میرے بعد ولایت علیؑ کے لئے مخصوص ہے اور حکم اس کا حکم اور قول اس کا قول ہے اس کا قول و

Nahj Al Israr



حکم اور ولایت کو رد نہیں کرے گا مگر جو کافر ہو اور اس کے قول و حکم و ولایت سے راضی و خوشنود نہ ہو گا۔ مگر بندۂ مومن۔

جب اہل یمن نے رسول خدا کے اس ارشاد کو سنا، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم علی کے حکم سے راضی ہوئے اور ان کے قول کو پسند کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ قول علی سے تمہارا یہ رضامند ہونا تم نے جو کچھ کہا اس کی توبہ ہے۔

(بحار الانوار)

## ایک شیر اور چار آدمی

یمن کے علاقہ میں شیر کے شکار کے لیے چند آدمیوں نے ایک گڑھا کھودا۔ جس میں ایک شیر گر گیا اور اس کو دیکھنے تماشائیوں کی ایک بھیڑ لگ گئی اور ایک آدمی گڑھے میں گر پڑا اس نے گرتے گرتے ایک دوسرے آدمی سے سہارا لیا۔ دوسرے نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو تھام لیا اور چاروں کے چاروں گڑھے میں گر گئے اور شیر نے چاروں کو اس قدر زخمی کیا کہ سب مر گئے۔ اور مرحومین کے ورثے میں دیت کے لیے جھگڑا شروع ہو گیا۔ جب یہ جھگڑا حضرت امیرالمومنینؑ کے پاس پیش ہوا تو حضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے آدمی پر دیت کا چوتھا حصہ دوسرے پر ایک تہائی، تیسرے پر نصف اور چوتھے پر پوری دیت مقرر فرمائی اور اس تمام دیت کو ان کے قبائل پر عائد کیا بعض لوگ اس فیصلے پر رضامند ہو گئے اور بعض نے ناراض ہو کر اس مقدمہ کو رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کیا مگر رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کے فیصلہ ہی کو بحال رکھا

(مسند حنبل، ینابیع المودۃ، امالی، ارشاد شیخ مفید)

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک روز ابی کعب نے آیت "وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً" کی تفسیر کی درخواست کی تو آنحضرت نے حاضرین محفل سے جن میں ابوبکر، عبیدہ، عمر، عثمان اور عبدالرحمن وغیرہ بھی تھے، سوال کیا کہ بتاؤ وہ کون سی پہلی نعمت ہے جو خدا نے تم کو عطا کی اور اس کی وجہ تم کو آزمایا۔ سب سوچنے لگے کہ کھانے پینے کی چیزیں کہیں یا لباس و زینت و ازواج۔ جب کچھ وقت گزر گیا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے ابوالحسنؑ تم اس کا جواب دو۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ خدا نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کوئی چیز نہ تھا پھر مجھ پر یہ احسان کیا کہ زندہ رکھا۔ مردہ قرار نہ دیا۔ مجھے اچھی صورت کرامت فرمائی۔ صاحب غور و فکر و حافظ بنایا۔ بیوقوف اور سہو کرنے والا نہ بنایا۔ مجھے شعور عطا کیا جس کے ذریعہ ہر چیز کو جانتا ہوں۔ میرے اندر ایک سراج منیر قرار دیا۔ اپنے دین کی ہدایت کی اور مجھ کو آزاد بنایا، غلام نہ بنایا۔ میرے لیے آسمان و زمین اور ہر اس چیز کو جو

www.hubeali.com admin@hubeali.com

ان کے درمیان سے مسخر کیا۔ پھر مرد بنایا عورت نہ بنایا۔
رسول خدا ہر جملے پر فرماتے جاتے تھے کہ تم نے سچ کہا پھر فرمایا کہ اس کے بعد عرض کی کہ اگر تم چاہو کہ خدا کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان کو شمار نہ کر سکو گے۔ یہ سن کر رسول خدا ہنسے اور فرمایا اے ابوالحسن تم کو یہ علم و حکمت مبارک ہو۔ تم میرے علم کے وارث اور میرے بعد میری امت پر ان کے اختلاف کے وقت خبر و حدیث کے بیان کرنے والے ہو۔

# زمانۂ خلافت اوّل

## خولہ کا واقعہ

کفایت المومنین میں مرقوم ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خالد بن ولید کو ایک جماعت کثیر کے ساتھ قبیلہ بنی حنفیہ کی طرف بھیجا جو زکواۃ ادا کرنے میں تاخیر کر رہے تھے۔ خالد اس قبیلہ پر غالب آیا اور بہت سا مال غنیمت اور اسیروں کو لے کر خلیفہ کے سامنے حاضر ہوا۔ ان میں ایک سردار قبیلہ کی لڑکی خولہ بھی تھی۔ جب اس کی نظر قبر منور پر پڑی تو بے انتہا گریہ کرنے لگی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس شکایت لے کر آئی ہوں۔ حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ تیری کیا شکایت ہے اس نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں پھر ہمیں کیوں اسیر کیا گیا۔ خلیفہ نے کہا تم لوگوں نے زکواۃ روک دیا تھا۔ خولہ نے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا کے زمانہ سے ہمارے پاس دستور تھا کہ مالدار لوگ زکواۃ کی رقم غربا کو دیتے تھے اسی دستور کو ہم نے اب بھی باقی رکھنا چاہا۔ مگر خالد نے اس التماس کو قبول نہ کیا حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر اس لڑکی کے کہنے پر کوئی خیال نہ کرو اس لئے کہ اسیری کے بعد یہ لوگ اسی قسم کے کلمات کہتے ہیں خلیفہ نے کہا کہ عہد رسول میں یہ قاعدہ تھا کہ اصحاب میں سے جو شخص کسی اسیر کے سر پر کپڑا ڈالتا تھا وہ اس سے متعلق کر دی جاتی تھی تم لوگ بھی ایسا ہی کرو۔ بس دو شخصوں نے خولہ کو زوجہ بنانے کے خیال سے اس پر کپڑا ڈالا۔ خولہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک امر محال ہے جو وقوع میں نہیں آسکتا سوائے اس شخص کے جو میری ولادت کے حالات کو بتائے اور جو کلام میں نے پیدائش کے وقت کیا تھا بیان کرے کوئی میرا مالک نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ اے لڑکی تو بے تابی کی حالت میں ہے اس لیے لاحاصل باتیں کر رہی ہے۔ وہ بولی کہ خدا کی قسم میں سچ کہہ رہی ہوں۔

اسی اثناء میں حضرت علی علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے اور لڑکی سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا چاہتی ہے اس نے اپنے شرائط بیان کئے تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ غور سے سن کہ جب تیرے پیدا ہونے کا وقت قریب آیا تو تیری ماں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی کہ اے خدا مجھے اس بچے کی ولادت میں سلامتی عطا فرما۔ اس کی دعا قبول ہوئی اور تو نے پیدا ہو کر کہا "لا الٰہ الا اللہ، محمد رسول اور کہا کہ اے میری ماں تو میرا نکاح میرے سردار حیدر سے کرنا جن سے میرے بطن سے ایک لڑکا تولد ہوگا۔ جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے تیری باتوں سے متحیر ہو گئے اور جو کچھ تجھ سے سنا تھا ایک تانبے کے ٹکڑے پر لکھا اور اس کو تیری ماں نے تیری پیدائش کے مقام پر دفن کر دیا۔ جب اس پر موت کے آثار نمودار ہوئے تجھ کو اس کی حفاظت کرنے کی وصیت کی اور اسیر ہوتے وقت تو نے اس تانبے کے پتر کو بہ کوشش تمام نکال کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیا۔ سن لے کہ اس فرزند کا باپ میں ہوں اور اس کا نام محمد ہوگا۔

خولہ نے اس تانبے کی تختی کو نکال کر سب کے سامنے ڈال دیا۔ اور تمام اصحاب رسولؐ جو وہاں موجود تھے کہنے لگے کہ رسول اللہؐ نے سچ فرمایا کہ میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے ابوالحسن یہ لڑکی آپ کی ملکیت ہے اور آپ کا حق ہے۔ حضرت نے خولہ کو اسماءؑ بنت عمیس کے سپرد کیا جو ان دنوں ابوبکر کی زوجہ تھیں۔ ایک ماہ بعد جب خولہ کا بھائی آیا بہن کی طرف سے وکیل ہو کر امیرالمومنین کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

(کوکب دری)

## ۲۔ شراب خوار اور حرمت سے لاعلم

حضرت ابوبکر کے پاس ایک ایسے آدمی کو لے آئے جس نے شراب پی لی تھی تاکہ اس پر حد جاری کریں۔ جب ابوبکر نے حد جاری کرنا چاہا تو اس شخص نے کہا کہ میں نے شراب تو پی ہے۔ مگر اس کی حرمت کے حکم سے لاعلم تھا۔ کیونکہ میں ایسے آدمیوں کے درمیان بڑا ہوا اور مقیم ہوں جو شراب کو حلال جانتے ہیں اگر میں جانتا کہ شراب حرام ہے تو ہرگز نہیں پیتا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے رائے طلب کی۔ حضرت عمر نے کہا کہ مسئلہ مشکل ہے اس کو سوائے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے کوئی حل نہیں کر سکتا۔ پس ابوبکر عمر اس آدمی کو لے کر حضرت علی کے پاس پہونچے۔ واقعہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ کسی شخص کو اس کے ساتھ تمام انصار و مہاجرین کی مجالس میں لے جائے۔ اور دریافت کرے کہ آیا کسی شخص نے آیت تحریم خمر اس کو سنائی ہے اگر دو شخص گواہی دے دیں کہ اس کو شراب حرام ہونے کا حکم سنا دیا گیا تھا تو اس پر حد جاری کی جائے بصورت دیگر اس سے توبہ کروا کر کے اس کو رہا کیا گیا۔

(مناقب شہر آشوب، کافی کلینی، کتاب عجائب احکام)